بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر غلام نبی

یوم پنج شنبہ

قیمت ایک آنہ

قادیان ۲۷ ماہ صلح ۱۳۲۱ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی زیادہ تکلیف ہے۔ ساتھ ہی ضعف کی بھی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سخت سر درد ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا کی جائے ؛

جلد ۳۰ | ۲۹ ماہ صلح ۱۳۲۱ہش | ۱۱ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ | ۲۹ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۵

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۱ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

احمدیت کے خلاف مولوی ثناء اللہ صاحب کی کتب کھاد کا کام دے رہی ہیں

لکھنؤ کے رسالہ "الندوہ" نے "میری محسن کتابیں" کے عنوان سے ایک سلسلہ مضمون شروع کرتے ہوئے کئی ایک علماء سے مضامین طلب کئے۔ غرض یہ تھی۔ کہ علماء ان کتب کا ذکر کریں جن کے ذریعہ انہوں نے علمی ترقی کی۔ اور علمی فوائد حاصل کئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب سے جب مضمون طلب کیا گیا۔ تو انہوں نے "میری محسن کتابیں" کا شائد یہ مطلب سمجھا۔ کہ جن سے انہیں خوب پیسے وصول ہوئے۔ اور اس موقعہ کو اپنی کتب فروشی کے لئے موزون خیال کرکے اپنی اور اپنی تصنیف کردہ کتب کی تعریف و توصیف شروع کردی ؛

اگر اس طرح مولوی صاحب کی کچھ اور کتابیں بک کر ان پر سیم و زر کے ذریعہ مزید احسان کرسکیں۔ تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اور نہ ہمیں اس بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت ہے کہ مولوی صاحب اپنی مصنفہ کتب کو محض اس لئے محسن سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ انہیں مال حاصل ہوتا ہے۔ ورنہ علمی یا دینی فوائد کے لحاظ سے ان کی کچھ حقیقت نہیں قرار دیتے۔ چنانچہ ایک دفعہ انہوں نے اپنے ایک مخالف کو مخاطب کرکے یہاں تک اعلان کردیا تھا۔ کہ وہ بے شک ان کی ساری کتابیں خرید کر جلادے۔ انہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ گویا انہیں تو پیسوں سے غرض ہے۔ اس سے کیا مطلب کہ کوئی ان کی کتب پڑھتا ہے یا نذر آتش کرتا ہے۔ ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس مضمون میں انہوں نے احمدیت کا ذکر جس رنگ میں کیا ہے۔ اس سے ان کی کامیابی نہیں۔ بلکہ احمدیت کی کامیابی اور صداقت ظاہر ہوتی ہے ؛

مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ طالب علمی کے زمانہ میں جب وہ مختلف مقامات میں پھرتے پھراتے امرت سر پہونچے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ :-

"اسلام کے سخت مخالف بلکہ سخت ترین مخالف عیسائی۔ اور آریہ دو گروہ ہیں انہی دنوں قریب ہی قادیانی تحریک بھی پیدا ہوچکی تھی۔ جس کا شہرہ ملک میں پھیل چکا تھا۔ . . . . درس تدریس کے علاوہ میں ان گروہوں عیسائی۔ آریہ اور قادیانیوں کے علم کلام۔ اور کتب مذہبی کی طرف متوجہ رہا . . . . اس میں شک نہیں۔ کہ ان تینوں مخاطبوں میں سے قادیانی مخاطب کا نمبر اول رہا"

(اہلحدیث ۲۳ جنوری)

ان سطور میں مولوی صاحب نے بڑے فخر کے ساتھ یہ دعوے کیا ہے۔ کہ احمدیت کی مخالفت انہوں نے ہوش سنبھالتے ہی شروع کردی تھی۔ اور اپنی ساری عمر میں سب سے زیادہ مخالفت وہ احمدیت کی کرتے رہے ہیں ؛

دوسرے موقعہ پر لکھتے ہیں :-

"تیسری شاخ میری تصانیف کی قادیان کے متعلق ہے۔ اس کی تفصیل لکھوں۔ تو ناظرین کے ملال خاطر کا خطرہ ہے۔ اس لئے مختصر طور پر بتلاتا ہوں۔ کہ قادیانی تحریک کے متعلق میری کتابیں اتنی ہیں۔ کہ مجھے خود ان کا شمار یاد نہیں۔ ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس شخص کے پاس یہ کتابیں موجود ہوں قادیانی مباحث میں اسے کافی واقفیت حاصل ہوسکتی ہے"

ناظرین کے ملال خاطر کے ڈر سے مولوی صاحب اپنی کتب کی تفصیل تو نہ دے سکے۔ مگر اپنے مطلب کی بات کہہ گئے۔ کہ ان کتب کو خرید کر "قادیانی مباحث" میں کافی واقفیت حاصل کرو ؛

مان لیا۔ مولوی صاحب نے احمدیت کے خلاف جو کتب لکھی ہیں۔ ان کا شمار ان کے نزدیک حد حساب سے باہر ہے۔ اور تسلیم کرلیا۔ کہ ان سے قادیانی مباحث میں کافی واقفیت ہوسکتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان کتب نے نتیجہ کیا پیدا کیا۔ اور ان کا مسلمانوں پر اثر کیا ہوا۔ آج تک جہاں مولوی صاحب کوئی ایک بھی ایسی مثال نہیں پیش کرسکے۔ اور نہ اب کرسکتے ہیں۔ کہ کسی اہل علم نے مولوی صاحب کی کتب پڑھ کر احمدیت کو ترک کیا ہو۔ وہاں ہم کئی ایسے معززین پیش کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی پیش کرسکتے ہیں۔ جنہیں احمدیت کے متعلق تحقیق کرنے کی طرف توجہ مولوی صاحب کی کتب پڑھنے سے ہوئی۔ اور پھر وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہوگئے۔ اور دین کے لئے بڑی بڑی شاندار قربانیاں کر رہے ہیں ؛

ایسی کتب تصنیف کرنے پر مولوی صاحب کو نہ صرف فخر نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ غور و فکر سے کام لینا چاہیئے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ وہ ان کے منشاء کے خلاف نتیجہ پیدا کررہی اور احمدیت کی ترقی کو روکنے کی بجائے اس کے لئے کھاد کا کام دے رہی ہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ جب کوئی متلاشی حق مجلی بالطبع ہوکر مولوی صاحب کی کتب اور ان کی دوسری وہ تحریریں پڑھے۔ جو احمدیت کے خلاف انہوں نے شائع کی ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کا مقابلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں اور جماعت احمدیہ کے دوسرے لٹریچر سے کرتا جائے۔ تو اس پر ایک اور ایک دو کی طرح واضح ہوجاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب قدم قدم پر مغالطہ دہی اور حق پوشی سے کام لے رہے ہیں۔ اور بالآخر وہ موجودہ زمانہ کے علماء کی حالت زار پر آنسو بہاتا ہوا سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں دیکھتا۔ کہ احمدیت میں داخل ہوجائے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ہوں۔ یا کوئی اور ان کی تحریروں سے وہی لوگ دھوکہ کھاتے یا دوسروں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں جن کے پیش نظر حق و صداقت نہیں۔ بلکہ دنیا طلبی ہے۔ اگر وہ ان تحریروں کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب بھی پڑھیں۔ اور احمدیہ لٹریچر کا ضد و تعصب کو چھوڑ کر مطالعہ کریں۔ تو ان پر مخالفانہ تحریروں کا فوراً پول کھل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حق پسند دنیا مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے معاندین علماء کی

طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود ہر سال داخل احمدیت ہو رہی ہیں۔ قادیان کو خدا تعالےٰ روز بروز ترقی پر ترقی دے رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق دن دوگنی اور رات چوگنی رونق عطا کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی اپنے اسی مضمون میں تسلیم کیا ہے کہ

"آج قادیان کی بستی میں ادھر ادھر دیکھو رونق تو بہت پاؤ گے"

(اہلحدیث ۲۳ جنوری ۱۹۴۲ء)

مولوی صاحب ذرا اپنے انہی الفاظ پر غور فرمائیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ کیا۔ اس وقت قادیان کی کیا حالت تھی۔ مولوی صاحب نے بقول خود اسی وقت سے مخالفت شروع کر دی۔ سب سے زیادہ مخالفت کی۔ اور ساری عمر مخالفانہ کتابیں لکھنے میں صرف کر دی۔ تاکہ کوئی قادیان کی طرف رُخ نہ کرے۔ اور کوئی احمدیت قبول نہ کرے لیکن کیا اس مقصد میں انہیں ذرہ بھر بھی کامیابی ہوئی۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ کیونکہ وہ خود کہہ رہے ہیں۔ کہ آج قادیان کی بستی میں پہلے کی نسبت بہت رونق ہے۔ تو پھر احمدیت کے خلاف کتابیں لکھنے پر فخر کرنے کی بجائے انہیں اپنی زندگی پر عبرت کی نظر ڈالنی چاہیئے۔ اور آخرت کے لئے کچھ سامان کرنا چاہیئے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا سے دل برداشتہ رہو اور ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو

"اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ اندر سے بھیڑئیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے۔ جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقوےٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے۔ کہ تم نے تقوےٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۱)

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ہاں ولادت

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ مبارک

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ آج ساڑھے دس بجے صبح صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے مولوی فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاں دختر تولد ہوئی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ مولودہ کو عمر دراز عطا فرمائے۔ اور اپنے مقدس خاندان کی برکات عطا کرے۔

اس خوشی میں مقامی دفاتر اور سکولوں میں آج تعطیل کی گئی۔ ہم اس تقریب سعید پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام ارکان کی خدمت میں مخلصانہ ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

تحریک جدید سال ہشتم کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ہے

"یہ مت خیال کرو کہ ۳۱ جنوری آخری تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو تم اپنا وعدہ لکھا دوگے اس لئے کہ اگر تم نے ۳۱ جنوری کو اپنا وعدہ لکھایا۔ تو تم وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی ہو گے اور یہ کوئی خوشی کی بات نہیں ہو سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جنت میں جانے والا آخری شخص وہ ہوگا۔ جو دوزخ میں سے سب کے بعد نکلے گا۔ پس تم وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی مت بنو۔" اگر آپ نے اب تک اپنا وعدہ نہیں لکھایا تو یہ اعلان پڑھتے ہی اپنا وعدہ لکھ کر ڈاک میں ڈال دیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے ۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

وقارِ عمل کل ہوگا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے ماتحت مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام سترھواں وقار عمل کل بروز جمعرات نصرت گرلز سکول والی سڑک پر منایا جائے گا۔ حاضری کا وقت صبح ۹½ بجے ہے۔ احباب سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے جملہ کاموں سے فراغت حاصل کر کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس بابرکت تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس میدان عمل پر جمع ہوں گے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشا مبارک کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ خاکسار مرزا منور احمد مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب نے بھی گزشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا تھا۔ اس لئے ان کے نام اسی سلسلہ میں شائع کئے جاتے ہیں۔

نمبر	نام	پتہ
۲۷۸۴	خورشید بیگم مختار	ریاست کپورتھلہ
۲۷۸۵	رحمت اللہ صاحب	ضلع گورداسپور
۲۷۸۶	محمد یوسف صاحب	" "
۲۷۸۷	محمد شفیع صاحب	" "
۲۷۸۸	مہر بی بی صاحبہ	ریاست پونچھ
۲۷۸۹	بھیا صاحب	" "
۲۷۹۰	عبد اللہ صاحب	" "
۲۷۹۱	کاکی صاحبہ	ریاست پونچھ
۲۷۹۲	اکبر حسین صاحب	" "
۲۷۹۳	ٹھٹھو صاحب	" "
۲۷۹۴	اسمٰعیل صاحب	" "
۲۷۹۵	سیدہ بی بی صاحبہ	" "
۲۷۹۶	فقیر الدین صاحب	" "

ایک مخلص احمدی نوجوان کا افسوسناک انتقال

قادیان ۲۷ جنوری۔ افسوس کہ آج ایک مخلص احمدی نوجوان مولوی عبد الغفار صاحب متوطن ملک پورہ ضلع بارامولا کشمیر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلا احمدی تھا۔ اس کے تمام رشتہ دار غیر احمدی اور سخت مخالف تھے۔ مگر وہ بڑے جوش سے تبلیغ احمدیت میں مصروف رہتا۔ سالانہ جلسہ پر قادیان آیا تھا۔ اور اب مزید دینی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ کہ پیغام اجل آ گیا۔ مرحوم کچھ دن دق الدم سے بیمار رہا۔ علاج کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی۔ مگر کارگر نہ ہوئی۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

معلوم ہوتا ہے خدا تعالےٰ کی مشیت نے مرحوم کو جلسہ کے بعد اس وقت تک اس لئے قادیان میں ٹھہرا رکھا تھا۔ تاکہ وہ فوت ہو کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کی سعادت حاصل کرے جو اسے حاصل ہوگی ۔

اسلامی نقطۂ نگاہ سے تمدّنی مشکلات کا حل

۲۸ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی :-

اصل میں یہ وُہ وسیع عنوان ہے جس کے ماتحت چند سالوں سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریریں کی جاتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں اقتصادی پہلو میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ سیاسی پہلو پر بھی تقریر ہو چکی ہے۔ آج کی تقریر معاشرتی حصہ کے ساتھ متعلق ہے۔ یعنی میں بتاؤں گا۔ کہ عام انسانی میل جول میں جو دقتیں یا مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا حل کیا ہے۔ یعنی انسانوں کے آپس میں ملنے جلنے کھانے۔ پینے اور لباس و رہائش وغیرہ کے متعلق اسلام کی ہدایات اور اصول کیا ہیں اور کس طور پر ان پر عمل ہونا چاہیئے :-

تمدنی نظام سے اسلام کا مقصد

سب سے پہلے اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ اس تمام نظام سے اسلام کا مقصد کیا ہے ایک دفعہ مجھے انگلستان میں اسلام کے اقتصادی نظام پر تقریر کرنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں میں نے بتایا۔ کہ اسلام کا مقصد یہ ہے۔ کہ مال و دولت دنیا میں وسیع پیمانہ پر تقسیم ہوتی رہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں میں پھیلے۔ اور روپیہ چکر لگاتا رہے۔ اس تقریر میں یورپ کے ایک بہت بڑے مالی خاندان سے تعلق رکھنے والے مسٹر جیمز روتھ چائیلڈ بھی موجود تھے۔ بعد میں سر آغا خان صاحب نے مجھے بتایا۔ کہ وُہ کہتے تھے۔ اگر اسلام کے یہی اصول ہیں۔ تو پھر میرے جیسے لوگوں کے لئے تو اس کا قبول کرنا بڑا مشکل ہے۔ سر آغا خان صاحب نے ان سے کہا۔ کہ اگر آپ مقرر سے مل لیں۔ تو بات زیادہ اچھی طرح سمجھ میں آجائیگی چنانچہ وُہ مجھ سے ملے

انگلستان کے ایک کروڑپتی سے گفتگو

میں نے ان سے کہا۔ کہ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اسلام نے جو نظام قائم کیا ہے۔ اس کی غرض کیا ہے۔ اسلام یہ نہیں چاہتا۔ کہ دنیا میں آپ جیسے چند کروڑپتی پیدا ہو جائیں۔ بلکہ اسلام نے جو معاشرتی اصول بیان کئے ہیں۔ ان کی غرض یہ ہے۔ کہ انسانوں کے مختلف طبقات میں یعنی امراء۔ غرباء۔ علماء اور عوام شہری و دیہاتی میں باہم صلح و محبّت۔ ہمدردی اور اخوت کے جذبات پیدا ہوں۔ وُہ آسانی سے ایک دوسرے سے مل سکیں۔ اور ایسی سوسائٹی دُنیا میں قائم ہو جائے۔ کہ گویا وُہ ایک جسم کے مختلف اعضاء یا ایک خاندان کے ممبر ہوں۔ گو وُہ کام مختلف کریں۔ مثلاً جسم میں آنکھ کا کام اور ہے۔ کان کا اور۔ ہاتھوں اور پاؤں کا اور ہے۔ مگر ایک کا آرام دوسرے کا اور ایک کی تکلیف دُوسرے کی تکلیف ہوتی ہے اور اگر مال و دولت چند لوگوں تک محدود ہوں۔ تو یہ صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس صورت میں دوسروں میں یہ خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔ کہ ہم کو بھی حصّہ ملے۔ اور اس کے لئے وُہ جدوجہد اور کوشش کرتے ہیں جس سے آپس میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ ہمدردی اور اخوت کا جذبہ بالکل مٹ جاتا ہے۔ یعنی اگر یہ مقصد حاصل نہ ہو۔ تو نہ صرف یہ کہ فائدہ سے انسان محروم رہ جائے گا۔ بلکہ نقصان بھی ہوگا۔ اور وحشیوں کی طرح لوگ ایک دُوسرے پر حملے کریں گے۔

پس انسانی سوسائٹی میں قیام امن اور صلح و محبت کے لئے ان باتوں کی طرف توجہ رکھنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر مکان پر چھت نہ ڈالی جائے۔ تو خواہ اس کی دیواریں کیسی مضبوط اور نفیس کیوں نہ ہوں۔ وُہ نہ بارش سے بچا سکتا ہے۔ اور نہ دھوپ یا ہوا سے :-

اسلام کی ایک اور خصوصیت

اسلام کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس نے اصطلاحات کا زیادہ استعمال نہیں کیا۔ اسلام نے "ازم" استعمال نہیں کئے۔ سوائے خاص حالات کے۔ مثلاً قیام صلوٰۃ۔ یا جو ٹیکس اسلام نے خاص اغراض کے لئے امراء پر لگایا ہے۔ اس کا نام زکوٰۃ رکھا ہے۔ مگر عام طور پر اصطلاحات استعمال نہیں کیں تا لوگ عام طور پر ان باتوں کو سمجھ سکیں اور خود یہ چیز بھی باہم تعلقات اخوت کو بڑھانے والی ہے :-

اسلام میں سادگی کی ہدایت

معاشرتی ہدایات میں سے سب سے پہلی ہدایت اسلام نے یہ دی ہے۔ کہ سادگی برتو تصنع اور بناوٹ سے کام نہ لو۔ اور غیر ضروری تکلفات نہ کرو۔ جنہیں عام طور پر لوگ اختیار نہ کر سکیں۔ ورنہ ایک دوسرے سے مل نہ سکو گے۔ اور ایک دُوسرے سے فائدہ نہ اُٹھا سکو گے :-

اخلاقی پہلو کو مقدم رکھو

دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ جو باتیں عام طور پر میل جول کی روزانہ تم کرتے ہو۔ مثلاً لباس تم پہنتے ہو۔ یا رہائش اختیار کرتے ہو۔ ان میں اگر کسی وقت یہ سوال پیدا ہو۔ کہ اخلاقی طور پر یُوں کرنا چاہیئے۔ اور جسمانی آرام و آسائش کا تقاضا کچھ اور ہو۔ تو جسمانی آرام کا خیال چھوڑ دو۔

وُہ بات اختیار کرو۔ جو زیادہ لوگوں کے لئے مفید ہو

تیسرا اصُول یہ ہے۔ کہ اگر تمہارے سامنے دو باتیں ہوں۔ اور وُہ دونوں پسندیدہ ہوں۔ اور دونوں کے اختیار کرنے میں کوئی ہرج نہ ہو۔ مگر ایک کو اختیار کرنے سے نوّے فی صدی لوگوں کو فائدہ پہونچتا ہو لیکن دُوسری کے اختیار کرنے سے صرف اپنی ذات کو۔ تو اسے اختیار کرو۔ جس سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہونچ سکے :-

معیارِ زندگی کے متعلق اسلامی ہدایات

چوتھی چیز اس سلسلہ میں (Standard of living) یعنی معیارِ زندگی ہے۔ اس کے متعلق اسلام نے یہ ہدایت دی ہے۔ کہ لباس ایسا پہنو جو جسم کی حفاظت بھی کر سکے اور کسی حد تک زینت کا کام بھی دے سکے۔ ہر شخص کے لئے ایک خاص معیار کے مطابق مکان بھی ہو۔ کھانا بھی کافی ہو۔ اور ساری دُنیا تسلیم کرتی ہے۔ کہ جتنا معیار زندگی کسی قوم کا بلند کیا جائے۔ اتنا ہی اس میں کشمکش کا موقعہ کم ملے گا۔ اور صلح و آشتی بڑھے گی بعض لوگوں نے اسے حاصل کرنے کا یہ طریق اختیار کیا ہے۔ کہ جن لوگوں کے پاس مال ہے۔ وُہ اپنا معیار بلند کرتے جائیں۔ تا ان کے نمونہ کو دیکھ کر جن لوگوں کے پاس وُہ چیزیں نہیں وُہ بھی جدوجہد کریں۔ اور اس معیار تک پہونچنے کی کوشش کریں۔ کسی حد تک امراء بھی ان کی مدد کریں۔ مگر اس حد تک نہیں کہ جس کے نتیجہ میں غرباء کو جدوجہد کی ضرورت محسُوس نہ ہو۔ یا امراء کو مجبُور ہو کر اپنا معیار زندگی گرانا پڑے۔ مگر اسلام کا نظریہ بالکل اس کے خلاف ہے۔ اسلام نے ان لوگوں کو جن کے پاس مال زیادہ ہو۔ دوسروں کے لئے امین مقرر کیا ہے۔ اور ان کا فرض قرار دیا ہے۔ کہ وُہ دوسروں کے معیار کو بلند کریں۔ اور وُہ اس طرح کہ امراء کو حکم دیا ہے کہ اپنا معیار کم کرتے جاؤ۔ اور غرباء کا بلند کرتے جاؤ۔ تا دونوں مل جائیں۔ اور یہ طریق زیادہ کامیاب ہے۔ جن کے پاس مال نہیں وُہ تو کوشش کریں گے ہی۔ لیکن امراء سمجھیں گے کہ اگر یہ اُوپر نہ اُٹھے۔ تو ہم بھی گر جائیں گے اس لئے وُہ غرباء کو اُوپر اٹھانے کی زیادہ کوشش کریں گے۔ اور اس طرح کامیابی زیادہ ہوگی۔ اور اس اصُول کی کامیابی کا عملی نتیجہ ظاہر بھی ہو چکا ہے جس زمانہ میں دُنیا میں اسلامی اصُول رائج تھے۔ اس زمانہ میں غرباء کی حالت آج امریکہ کے غرباء کی حالت سے زیادہ اچھی تھی :-

اسلام میں ہمسایہ سے سلوک کی تعلیم

اسلام کی تعلیم میں ہمسایہ سے حُسنِ سلوک کی بہت تاکید ہے۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مجھے جبرائیلؑ نے ہمسایہ کے ساتھ حسنِ سلوک کی اتنی تاکید کی ہے۔ کہ مجھے خیال ہوا۔ شائد اسے وراثت میں شریک کر دیا جائے گا۔ یہاں کسی رشتہ داری کا سوال نہیں۔ بلکہ ایک بڑے سے بڑے امیر کا ہمسایہ بھی کوئی غریب ہو سکتا ہے۔ اور اگر اس طرح ہر شخص اپنے ہمسایہ سے حُسنِ سلوک کا خیال رکھے تو کیا اس سے سوسائٹی میں ایک قسم کا بیمہ نہیں ہو جاتا؟

اسلام میں سوال کرنے کی ممانعت

اسلام نے ایک طرف تو امراء کے لئے یہ ہدایات دی ہیں۔ اور دوسری طرف غرباء کو سوال سے روک دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا۔

آپ نے اسے کچھ دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے پھر کچھ دیا۔ اس نے پھر سوال کیا۔ اور آپ نے پھر دے دیا۔ اس نے چوتھی بار مانگا۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو مال سے بہتر بات نہ بتاؤں اور وہ بات یہ ہے کہ سوال نہ کیا کرو۔ اس نے اس نصیحت پر ایسا عمل کیا کہ ایک دفعہ جب وہ گھوڑے پر سوار تھا۔ تو اس کا کوڑا نیچے گر گیا۔ اور اس نے اسے بھی خود اتر کر پکڑا کسی سے نہیں کہا کہ پکڑا دے۔ کہ یہ بھی سوال کی ایک صورت ہے۔ سوال وقار کے بھی خلاف ہے۔ اور قوموں کی قوت عملیہ کو ضائع کر دینے والی چیز ہے۔ اگر امراء خود بخود غرباء کے حقوق کا خیال رکھیں تو دونوں طبقوں میں جو کشمکش ہے وہ دور ہو سکتی ہے۔ آج دنیا کے مختلف ممالک میں جو کشمکش نظر آتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ امراء غرباء کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ اور غربا سمجھتے ہیں۔ کہ ان لوگوں نے ہمارے حقوق چھینے ہوئے ہیں اور انہیں حاصل کرنے کے لئے مختلف سوسائیٹیاں بناتے ہیں ٹریڈ یونینوں اور قانون ساز مجالس کے ذریعہ انہیں حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس طرح دونوں میں محبت نہیں ہو سکتی۔ غربا یہ سمجھتے ہیں۔ کہ امراء نے ان کے حقوق دبائے ہوئے ہیں۔ اور امراء خیال کرتے ہیں کہ یہ لوگ ہماری چیز کو ہم سے ناجائز طور پر چھینتے ہیں ؛

یورپ میں انقلابات کی وجہ

اسی کشمکش کے نتیجہ میں یورپ کے مختلف ممالک میں بڑے بڑے انقلاب ہوئے ہیں۔ فرانس کے امرائ کے پاس کثرت سے دولت تھی۔ اور وہ اپنے عیش و عشرت کی خاطر بعض اوقات ملک کے مفاد کو بھی برباد کر دیتے تھے۔ آخر وہاں انقلابی تحریک جاری ہوئی۔ اور ایسی خونریزی ہوئی۔ کہ سب امراء تباہ کر دیئے گئے۔ سوائے ان کے جو ملک سے بھاگ گئے۔ روس کا انقلاب اسی زمانہ میں ہوا ہے وہ بھی ایسا ہی تھا۔

اسلامی طریق کے فوائد

لیکن اسلامی طریق اگر اختیار کیا جائے اور امراء اسلامی ہدایات پر عمل کریں تو فرض کیجئے اس میں ناکامی بھی ہو تو بھی غربا یہ سمجھیں گے۔ کہ گو ہماری حالت اچھی نہیں ہوئی۔ لیکن اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہمارے

صاحب وسعت بھائی ہماری امداد کرتے ہیں اس ذہنیت کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اگر کسی وقت امراء کے لئے خطرہ ہوگا۔ تو غرباء ان کی مدد کریں گے۔ فرانس کے انقلاب کے وقت بعض غرباء نے امراء کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں دے دی تھیں۔ اسلام نے سوسائٹی کو تقریری رنگ میں دو قسم کا سمجھا ہے۔ پہلا حصہ تو وہ ہے جو بطور پنیری کے کام دیتا ہے یہ تربیت کا وقت ہوتا ہے۔ اور ایک اشاعت کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس کی مثال شہر اور دیہات کی ہے۔ دیہات میں جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں وہ شہروں میں آکر فروخت ہوتی ہیں۔ گویا سوسائٹی کا ایک حصہ خلوت کا اور ایک جلوت کا ہوتا ہے۔ ایک کھیت ہیں اور دوسری منڈی۔ اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ دونوں میں رابطہ قائم رہے۔ دیہاتی حلقہ سے طاقت حاصل کی جائے اور شہری حلقہ میں ان خوبیوں کا جلوہ ہو۔ مکہ کی حالت پہلے دیہاتی تھی۔ جیسے پنیری کی تربیت کی جاتی ہے۔ پھر وہ باغ کی صورت میں جلوہ گر ہوا۔ اسلامی نظام کے دو حصے ہیں گر غیر اسلامی نظاموں میں ایک ہی حصہ ہوتا ہے۔

چند مثالیں

اب میں بعض مثالوں سے ان باتوں کو واضح کرتا ہوں۔ بعض معاشرتی ہدایات میں بظاہر تصادم نظر آتا ہے۔ مگر ان کے حل کی ایک کنجی ہے۔ اور وہ یہ کہ بعض احکام بعض خاص طبقوں کے لئے ہوتے ہیں۔ اور ان میں مخاطب ایک خاص طبقہ ہوتا ہے۔ مثلاً حکم ہے کہ لباس میں صفائی اور نفاست ہو۔ اور دوسری طرف یہ بھی فرمایا کہ لباس سادہ ہو۔ ان احکام کا حلقہ الگ الگ ہے۔ امیروں کو حکم دیا ہے۔ کہ لباس سادہ رکھو۔ اور غریبوں کو صفائی کا حکم دیا ہے۔ دونوں اگر ان ہدایات کا خیال نہ رکھیں تو میل جول میں دقتیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور اسلام چونکہ دونوں طبقات میں میل جول چاہتا ہے۔ اس لئے امراء کو حکم دیا۔ کہ تم سادہ بنو اور نیچے آؤ تا غریب بھائی تمہارے نزدیک آئیں اور غریبوں کو حکم دیا۔ کہ تم لباس صاف رکھو تا امیروں سے مل سکو۔ پھر ریشم اور سونے کا استعمال مردوں کے لئے ممنوع قرار دے دیا۔ یہ بھی امراء کے لئے ہے۔ پھر فرمایا کچا پیاز کھا کر مسجد میں نہ آؤ یہ غریبوں کے لئے ہے۔ امراء تو پہلے بھی کچا پیاز نہیں کھاتے۔ کھانے کے متعلق فرمایا کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ غرض صرف کھانا پینا ہے اسراف نہ کرو۔ اسراف کی یہ ممانعت امراء کے لئے ہے۔ یعنی ان کو روکا ہے کہ کھانے میں زیادہ تنوع نہ ہو۔ اور بلا ضرورت قیمتی کھانے نہ کھاؤ۔ اسی طرح فرمایا حلال اور طیب کھاؤ حرام چیزوں سے پرہیز کرو۔ چاندی سونے کے برتنوں میں نہ کھاؤ۔ یہ سب ہدایات امراء کے لئے ہیں۔ غرباء کے لئے یہ ہدایت ہے کہ زیادہ نہ کھاؤ۔ صاف ستھرا کھاؤ۔ صاف ستھرے طریق سے کھاؤ۔ یہ سب ہدایات اس لئے ہیں۔ تا سب طبقات آرام سے رہیں۔ مل جل کر رہ سکیں اور ایک دوسرے سے محبت کے ساتھ رہ سکیں اور ایک گندھی ہوئی سوسائٹی پیدا ہو سکے۔ جس میں تمام لوگ اپنے آپ کو ایک ہی خاندان کے افراد سمجھیں۔ اوپر والے کچھ نیچے آئیں۔ اور نیچے والے اوپر اٹھیں۔ تا دونوں ایک دوسرے کے قریب ہو سکیں ؛

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی قبولیت دعا کا

ایک نشان

کچھ عرصہ ہوا میرے ایک رشتہ دار مولوی عبد الرحمن صاحب سکول ماسٹر موضع لدھیوالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے حکم ملا۔ کہ آپ کو فلاں تاریخ سے ریٹائرڈ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک مدرس چارج لینے کے واسطے بھیج دیا گیا۔ اس پر مولوی صاحب کو بڑا فکر ہوا۔ کہ اب گھر کا گزارہ کیسے چلے گا۔ کیونکہ میرا لڑکا بھی بے روزگار ہے۔ اسی فکر میں وہ قادیان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے گئے۔ اور وہاں تین روز تک ٹھہرے۔ مگر حضور سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اس سے وہ اور بھی گھبرائے۔ مگر دفعتاً انہیں خیال آیا کہ اللہ تعالےٰ نے تو جاننا ہی ہے کہ میں کس مقصد کے لئے اس کے مقرر کردہ خلیفہ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں اس پر مولوی صاحب نے چٹھی لکھ کر بکس میں ڈال دی۔ اور واپس گھر آگئے۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ حضور پر نور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ایک کرسی پر رونق افروز ہیں۔ سامنے ایک میز پر کتاب ہے۔ حضور اس کتاب کے ورق کبھی ایک طرف کو الٹتے ہیں کبھی دوسری طرف کو۔ اور مولوی صاحب سے فرمایا آپ کیا چاہتے ہیں انہوں نے عرض کیا حضور میں نوکری سے علیحدہ کیا جا رہا ہوں۔ ان دنوں میرا لڑکا بھی بے روزگار ہے۔ گھر کا گزارہ کیسے چلیگا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ جبکہ حکام فیصلہ کر چکے ہیں۔ تو اب کیا ہو سکتا ہے۔ عرض کیا حضور میں آپ کے پاس اسی لئے آیا ہوں۔ آپ کوئی تجویز بتائیں۔ اور دعا بھی کریں۔ حضور نے فرمایا اچھا جاؤ لاہور ایک درخواست بھیج دو۔ آپ بحال رہیں گے۔

صبح اٹھ کر مولوی صاحب نے اس مدرس سے جو چارج لینے کے واسطے آیا ہوا تھا کہا کہ میں بحال رہوں گا۔ اور دفتر میں بھی جا کر اسی طرح کہا۔ اس پر وہ سب کہنے لگے۔ کہ مولوی صاحب آپ کیا کہہ رہے ہیں جبکہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ تو اب بحال کیسے رہ سکتے ہیں۔ بعض نے تو یہاں تک کہا۔ کہ مولوی صاحب کے دماغ میں خلل ہو گیا ہے۔ خیر مولوی صاحب نے ایک درخواست حسب الحکم حضور لاہور بھیجی۔ وہاں سے حکم آگیا۔ کہ ۵۵ سال کی عمر سے کم کے مدرس ریٹائر نہ کئے جائیں۔ اس طرح مولوی صاحب کے ۲ یا ۳ سال اور بڑھ گئے۔ اب مولوی صاحب ریٹائر ہوئے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ان کا لڑکا بھی برسر روزگار ہے۔

مولوی صاحب کے بحال ہونے کے ساتھ ضلع میں اور کئی مدرسوں کو بھی فائدہ پہونچ گیا۔ اس واقعہ کے گواہ ہندو سکھ اور غیر احمدی موجود ہیں :: خاکسار محمد شفیع ایڈیٹر

"ایک تو کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے اور دوسرے کسی کام کو ذلیل نہ سمجھا جائے"

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کنانور (مالابار)

(۱) مولوی عبد اللہ صاحب مبلغ متعینہ مالا بار تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ ۸ تا ۱۴ فتح ۱۳۲۰ ہش میں ۲ لیکچر دئیے۔ ایک لیکچر بعنوان "بانیان مذاہب کا پیغام" وار دھا ہائی اسکول کنانور کے طلبا میں دیا۔ دوسرا لیکچر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم امن کے متعلق پینگاڑی میں دیا۔ چار آدمیوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اخبار الفضل کا ترجمہ چار مرتبہ سنایا گیا۔ چودہ میل بذریعہ ٹرین سفر کیا۔ دو مضامین ایک جنگ کے متعلق۔ اور دوسرا ولادت حضرت مسیحؑ اور احادیث کے متعلق لکھے۔ تحریک جدید کے چندوں کے لئے تحریک کی۔ جلسہ پیشوایان مذاہب میں شمولیت کنانور اور پینگاڑی ہر دو مقامات میں کی۔

(۲) عرصہ ۱۵ تا ۲۱ فتح میں ایک لیکچر گورنر صاحب مدراس کی زیر صدارت کانانور میں۔ امداد جنگ کے متعلق منعقد شدہ جلسہ میں دیا۔ پینگاڑی سے کنانور۔ اور کنانور سے پینگاڑی سفر رہا۔ الفضل کا ترجمہ ملیالم میں روزانہ سناتا رہا۔ اس طرح تربیتی درس جاری رہے۔

(۳) عرصہ ۲۲ تا ۳۱ فتح میں ۶ لیکچر دئیے یہ لیکچر احمدیت کے مختلف مسائل پر تھے۔ اور ریاست ٹراونکور میں ہوئے۔ ریاست ٹراونکور کے دورہ میں ۲۹۰ میل کا سفر کیا۔ دس آدمیوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اخلاق کی درستی تقویٰ شعاری۔ اور چندوں کی ادائیگی کے متعلق خطبہ اور لیکچروں میں نصیحت کی۔

سانڈھن ضلع آگرہ

منظور احمد صاحب مبلغ سانڈھن (آگرہ) سے لکھتے ہیں۔ عرصہ ۱۰ تا ۱۵ فتح ۱۳۲۰ ہش میں لوگوں کو انفرادی رنگ میں تبلیغ کی۔ جو ملکانے مرتد ہوگئے تھے ان کو اسلام کی خوبیاں سمجھائی گئیں۔ تفسیر کبیر کا درس دیا گیا۔

سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ سندھ سے لکھتے ہیں۔ عرصہ یکم تا ۱۵ فتح ۱۳۲۰ ہش میں پانچ لیکچر دئیے۔ انصار اللہ کا جلسہ منعقد کیا۔ ۴ مقامات کا دورہ کیا۔ ۸۱ میل کا سفر ہوا۔ ۲۳ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ چار دن درس قرآن کریم دیا جسیح ہندوستان میں۔ تفسیر کبیر اور الفضل کے پرانے فائلوں کا مطالعہ کیا گیا۔

سیالکوٹ

خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد لکھتے ہیں۔ عرصہ ۲۵ نبوت تا ۱۵ فتح ۱۳۲۰ ہش میں ۱۳ مقامات کا دورہ کیا۔ ان مقامات میں علاوہ انفرادی تبلیغ کے ڈیڑھ سو تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے سیالکوٹ کے محلہ اراضی یعقوب اور حاجی پورہ میں سات پبلک لیکچر دئیے۔ دورہ بہت اچھا رہا۔ مولوی اللہ دتا صاحب سیکرٹری تبلیغ اور شیخ محمد اکبر صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت کا ممنون ہوں۔ جنہوں نے تبلیغ کے کام میں میری مدد فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مہتمم نشر و اشاعت

بیکاروں کے لئے عمدہ موقعہ

اس وقت بہت سے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جن کو لاہور میں فنڑی تر کھانہ وغیرہ کا کام سکھلایا جائے گا۔ بیس روپیہ ماہوار سکھلائی کے ایام میں وظیفہ دیا جائے گا۔ تین چار ماہ کے بعد -/۴۸ روپے ماہوار علاوہ وردی راشن ملے گا۔ عمر ۱۷ سے ۴۰ سال تک ہونی چاہئیے۔ معمولی اردو جاننا ضروری ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ جس قدر آدمی مل سکیں انہیں قادیان بھجوانے کا جلد از جلد انتظام فرمائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں۔ جب تک کہ سلسلہ سے کما حقہٗ واقفیت نہ پیدا ہو" (ارشاد حضرت امیر المومنین منقول از اخبار الفضل ۱۹۱۸ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مندرجہ بالا ہدایت کی روشنی میں یہ امر ظاہر ہے کہ سلسلہ کی کتب میں سب سے اول مقام بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ہے۔ حضور کا منشاء یہ ہے۔ کہ جب تک کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خصوصاً اور دیگر بزرگان سلسلہ کی کتب کا عموماً مطالعہ نہ رکھا جائے۔ اس وقت تک محض سلسلہ میں داخل ہونا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

نظارت ہذا حضور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے افراد جماعت کی اعتقادی۔ عملی علمی۔ اخلاقی۔ تمدنی اور روحانی تربیت کے پیش نظر ہر احمدی سے اس کا عملی جواب چاہتی ہے۔ اور ہر جماعت کے سیکرٹری تعلیم وتربیت وپریذیڈنٹ و امراء صاحبان سے بھی مطالبہ کرتی ہے۔ کہ کیا انہوں نے حضور کے اس حکم کے احترام کے مدنظر۔ اور اپنی ذمہ واریوں اور فرائض کو ادا کرتے ہوئے اپنی اپنی جماعت میں ایسا انتظام کیا ہے۔ کہ ہر احمدی کم سے کم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کا التزام کرے۔

اگر میرے اس سوال کا جواب نفی میں ہے تو میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت اور عہدیداران جماعت کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ تلافی مافات کے لئے اب بھی موقعہ ہے۔ اور اس کی یہ صورت ہے۔ کہ عہدیداران جماعت نظارت ہذا کے تجویز کردہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شمولیت کے لئے ہر فرد جماعت کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت تحریک کریں۔ اور بعد کارروائی شامل ہونے والے احباب کے اسماء مع ان کے پورے پتوں کے نظارت ہذا میں جلد سے جلد بھجوا دیں۔

جماعت کے اخلاص کے مدنظر نظارت ہذا امید کرتی ہے۔ کہ ہر جماعت اس نیک کام میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرے گی۔

ناظر تعلیم وتربیت

سائیکلوں کی ضرورت

اس وقت جبکہ سائیکلوں کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ اہم تبلیغی ضروریات کے لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب کرام سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جو دوست اپنی سائیکلوں میں سے کوئی سائیکل تبلیغ کے لئے عطا فرما سکیں تو نظارت ان کی بہت ممنون ہوگی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نئے سال کے صدر و جنرل سیکرٹری

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے نئے سال (از ۴ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش فروری ۱۹۴۲ء تا ۳ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش فروری ۱۹۴۳ء) کے صدر اور جنرل سیکرٹری کے لئے حسب ذیل انتخاب منظور فرمایا ہے

صدر:- صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب

جنرل سیکرٹری:- خلیل احمد ناصر

سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پتہ مطلوب ہے

قاضی منظور احمد صاحب موصی جو کسی زمانہ میں کانپور میں تبلیغ کا کام کرتے تھے۔ کپور تھلہ میں بھی رہے ہیں انکا کسی دوست کو پتہ ہو تو مطلع فرمائیں یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

لوئی کی تلاش

میں ۳۱ دسمبر کو قادیان سے واپس آیا تھا۔ اسی رات بمبئی ایکسپریس سے لاہور سے نو بجے سوار ہوا گاڑی پر سوار ہونے وقت بہت ہجوم تھا۔ میری سیاہ لوئی جس کے سروں پر سرخ دھاری تھی گاڑی میں سوار

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۴۰ :- منکہ نصرت بیگم زوجہ مولوی امام دین صاحب مجاہد تحریک جدید قوم اجرا عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1/42 ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۵۰۰ روپے بذمہ شوہر مولوی امام الدین صاحب فاضل مجاہد تحریک جدید قادیان۔ کانٹے طلائی ۷ ماشہ قیمتی اندازاً مبلغ ۳۵/۵۰۔ انگوٹھی طلائی ۳ ماشہ قیمتی اندازاً ۱۵ء۔ ایک شکستہ نتھ قیمتی اندازاً ۱۰ء۔ کل ۵۵۸ روپے ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور وعدہ کرتی ہوں۔ کہ حصہ وصیت کی رقم جو قریباً ۵۶ روپے بنتی ہے۔ اپنی زندگی میں باقساط یا اگر اللہ تعالے نے توفیق دی تو یکمشت ادا کرنے کی کوشش کرونگی۔ اور اگر اس کے بعد کسی قسم کی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور جو رقم میں خود ادا کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔ الامۃ۔ نصرت بیگم بقلم خود

گواہ شد :- الراقم بشارۃ عبدالغفور مبلغ والد موصیہ

گواہ شد :- امام الدین احمدی واقف زندگی۔ تحریک جدید خاوند موصیہ حال ٹیوٹر بورڈنگ تحریک جدید قادیان

نمبر ۶۰۳۹ :- منکہ عبدالسبحان آہنگر ولد عبدالرزاق قوم کشمیری آہنگر پیشہ لوہارہ عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۲۰ء ساکن مشووت ڈاکخانہ کولہ گام ضلع اننت ناگ کشمیر۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12/41 ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ عبدالسبحان آہنگر موصی کی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد میں اور تین شریک ان کے بھائی شامل ہیں اور جو تخمیناً ان کی جائیداد کی قیمت لگائی گئی ہے۔ اس میں سے ۱۸۱ روپے عبدالسبحان کا حصہ بنتا ہے۔ اس مبلغ ۱۸۱ روپے کی یہ مندرجہ ذیل شرائط کیساتھ وصیت کرتا ہے۔ (۱) اگر موصی کو اب بھی نکاح کرنے کی توفیق ملی۔ اور اولاد نرینہ خداتعالے نے عطا کیا۔ پھر اس ۱۸۱ روپے کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہے۔ اگر نکاح کی توفیق ملی اور نرینہ اولاد نہ ہو۔ پھر ۱۸۱ روپے کے 1/3 حصہ کی وصیت کرتا ہے۔ موصی کی وفات کے وقت اس کے علاوہ بھی اگر کوئی مزید منقولہ وغیر منقولہ جائیداد ہوئی تو ضمن ۱ء و ۲ء کے مطابق اس میں سے 1/10 حصہ یا 1/3 حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔

العبد :- عبدالسبحان نشان انگوٹھا۔

گواہ شد :- عبدالغفار برادر موصی۔

گواہ شد :- عبدالوہاب آہنگر برادر زادہ موصی

نمبر ۶۰۴۱ :- منکہ نبی بخش ولد نظام دین صاحب قوم ارائیں ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن دارالشکر غربی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1/42 ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ تقریباً ۱۲۵۰ روپے ہے جسکا 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں تفصیل جائیداد منقولہ صرف ۱۵۰ روپے نقد اور غیر منقولہ ایک مکان خام قیمتی ۲۰۰ روپے اور اراضی بذریعہ رہن نامہ ۳۰۰ روپے اور موروثی ۵ کنال زمین قیمت ۶۰۰ روپے کل میزان ساڑھے بارہ سو روپیہ ہے۔ اس میں سے 1/10 حصہ مبلغ ۱۲۵ روپے ادا کردونگا۔ اسوقت مستقل آمد کا ذریعہ کوئی نہیں۔ غیر مستقل آمد جسقدر ہوگی۔ اس کا بھی 1/10 حصہ ادا کرتا رہونگا نیز بعد موت میری علاوہ اس جائیداد کے جو جائیداد ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کا حق صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہوگا

العبد :- نبی بخش دارالشکر غربی قادیان۔

گواہ شد :- محمد عالم دوکاندار دارالرحمت

گواہ شد :- محمد طفیل پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ دارالعلوم

نمبر ۶۰۴۲ :- منکہ عائشہ بی بی زوجہ نبی بخش صاحب قوم ارائیں عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن دارالشکر غربی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1/42 ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ نقد مہر ۲۰۰ روپے زیور طلائی دو عدد بالیاں قیمتی ۱۰۰ میری جائیداد منقولہ جو اس وقت مبلغ دوصد تیس روپے کی ہے۔ میں اس میں سے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں 1/10 حصہ کی رقم مبلغ تیئس روپے ادا کر کے رسید حاصل کرلونگی۔ اور بعد موت میری علاوہ ازیں جسقدر جائیداد ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ :- نشان انگوٹھا عائشہ بی بی موصیہ

گواہ شد :- محمد عالم دوکاندار دارالرحمت۔ گواہ شد :- محمد طفیل پریذیڈنٹ محلہ دارالعلوم

ایک ضروری گذارش

الفضل کے شمارہ ۱۸ و ۱۹ء میں ان اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن کا چندہ الفضل ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ر فروری ۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے مؤدبانہ التجا ہے۔ کہ اپنا نام فہرست میں دیکھ کر بہت جلد چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۸ر فروری تک اپنا چندہ ارسال فرمادیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے لیکن جن احباب کا اس تاریخ تک چندہ وصول نہیں ہوگا۔ ان کی خدمت میں ۸ر فروری کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائینگے۔ ہم احباب سے عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ وی۔ پی سے ان پر تین آنہ کا زائد خرچ پڑجاتا ہے اور موجودہ حالات میں ضروری ہے۔ کہ ہر ممکن کفایت کا طریق اختیار کیا جائے۔ لہذا احباب کو چاہیئے کہ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں۔ بعض احباب رقم ارسال کرنے یا وی۔ پی کے رد کرنے کی اطلاع دینے میں بڑی دیر کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال کردیا جاتا ہے۔ اور پھر بلا وصولی واپس آجانے کی صورت میں دفتر کو بلاوجہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ امید ہے۔ احباب اس بارے میں پورے تعاون سے کام لیں گے

(منیجر)

دواخانہ خدمتِ خلق کی اکسیریں اور تریاق!

دواخانہ خدمتِ خلق میں نہایت محنت اور دیانت داری سے ہر قسم کی ادویہ تیار ہوتی ہیں جن میں بعض دواخانہ کی اپنی تیار کردہ ہیں بعض سابق مشہور اطباء کے نسخے ہیں۔ اور بعض حضرت خلیفۃ اوّل کے نسخے ہیں۔ دواخانہ خدمتِ خلق میں ہر قسم کے مفردات اعلیٰ سے اعلیٰ اور خالص فروخت کیلئے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور ایسی نادر ادویہ ملتی ہیں۔ جو اور کسی جگہ قادیان تو کیا پنجاب بھر میں نہیں مل سکتیں۔ بلکہ بعض ادویہ دہلی تک سے نہیں مل سکتیں۔ ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ کا ہر نسخہ تیار کیا جاتا ہے۔ آپ جو نسخہ پسند کریں تیار کر کے دے سکتے ہیں۔ ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں

شباکن

ملیریا کی بے نظیر دوا ہے۔ اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے۔ کونین کھانے سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً سر میں چکر آنے لگتے تھے طبیعت گھٹ جاتی تھی۔ ان میں سے کوئی نقص اس میں نہیں۔ آرام سے بخار اتر جاتا ہے۔ تلی جگر اور معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ ہیضہ بچھو اور سانپ کاٹے پس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھلانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے اسے کیا خریدا۔ گویا کہ تنخواہ دار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا۔ اس کے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں آئیگی۔ قیمت بڑی شیشی ۸ عہ ر درمیانی شیشی عمہ ر چھوٹی شیشی ۸ ر

اکسیر نزلہ

پرانے نزلہ کیلئے بے نظیر دوا ہے۔ کسقدر پرانا نزلہ ہو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ جن لوگوں کو بار بار نزلہ ہوتا ہو یہ علامت دماغی اور سینہ کی کمزوری کی ہے۔ اور اسکا فوری علاج چاہیئے۔ اکسیر نزلہ استعمال کر کے دیکھیں کہ دوسرے بیسیوں علاجوں سے زیادہ مفید پڑے گا۔ قیمت فی شیشی عہ

اکسیر شباب

جوانی میں جن لوگوں کو بڑھاپے کی سی کمزوری شروع ہو جاتی ہے اور گویا بہار سے پہلے ہی خزاں کا موسم آجاتا ہے۔ ان کیلئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اس کے برابر مقوی دوا اور کوئی نہیں مل سکتی تفصیلات میں جانا مشکل ہے جنکی عمر بڑی ہو۔ انکو ساتھ حبوب جوانی استعمال کرنی چاہیئے قیمت تیس خوراک پانچ روپے

حبوب جوانی

جسطرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کیلئے ایک اکسیر دوا ہے۔ حبوب جوانی مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر علاج ہے۔ جن بیماروں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو۔ انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے قیمت پچاس گولیاں تین روپے (سے ر)

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنے والی۔ خون کا دوران تیز کرنے والی۔ کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی۔ صرف کمزوروں اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ

زدجام عشق

مشہور نسخہ ہے۔ اسکی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس قدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے۔ اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں۔ قیمت درجہ اول ساٹھ گولیاں چھ روپے درجہ دوم ساٹھ گولیاں چار روپے

حب مروارید عنبری

دل دماغ کی طاقت کی بے نظیر دوا ہے سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے یہ ایسی مجرب دوا ہے۔ کہ سینکڑوں طبیب اسکی خوبی کے معترف رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ اوّل کا معمول تھا۔ قیمت ۸۰ گولیاں للعہ چار روپے۔

حب جُند

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے۔ اعصابی کمزوریوں مالیخولیا۔ دماغ کی تھکن۔ سر چکرانے وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے۔ آزمودہ ہے۔ دُور دُور تک یہ دوا جاتی ہے۔ اور اپنی تعریف کرواتی ہے۔ قیمت یکصد گولیاں پندرہ روپے

اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے حاملہ عورتوں کو جن کے بچے گر جاتے ہوں یا مر جاتے ہوں اس کا استعمال اس درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے ایام حمل میں اٹھرا کیلئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر تبھی اچھا ہوتا ہے۔ کہ ساتھ اس کا استعمال کروایا جاوے۔ حضرت خلیفۃ اوّل اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔

ہمدرد نسواں

یہ اٹھرا کی مرض کی گولیاں ہیں ایام حمل اور بعد ماں کو کھلانی چاہئیں۔ اور بچہ کو بھی دینی چاہئیں اٹھرا کا بے خطا علاج ہے، بشرطیکہ اکسیر جنین کا استعمال ساتھ ہو۔ قیمت فی تولہ عمہ

معجون کہربا

جن عورتوں کو خون کی کثرت ہو۔ ان کیلئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ قیمت فی تولہ ۶ ر

معجون فوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والی بے نظیر دوا ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ

حب بسماک

غضب کی مفید دوا ہے خشک کھانسی کو جڑھ سے اکھیڑ دیتی ہے۔ کہ حیرت آتی ہے جن لوگوں کو دمہ نما کھانسی ہو۔ انکو اس کا استعمال بہت مفید پڑیگا۔ قیمت سو گولیاں ۸ عہ ر

حب کیساب

کیساب جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزور دل کو طاقت دینے والی بے نظیر دوا ہے۔ جو لوگ خون کا دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے چارپائی پر پڑ جاتے ہیں۔ ان کیلئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں ۸ عہ ر

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں یہ سرمہ ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے۔ کثرت سے لوگ منگواتے ہیں۔ اور جو ایک دفعہ منگوالیں پھر کسی اور سرمہ کو ہاتھ نہیں لگاتے آنکھوں کی تمام بیماریوں۔ کمزوری پانی آنے۔ ککروں اور پڑبال وغیرہ سب کیلئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ عا ر چھ ماشے عہ ر تین ماشہ ۱۰ ر

سفوف جند

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں اس کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ ر

سفوف ذیابیطیس

ذیابیطس جیسی خطرناک بیماری کیلئے ہم نے بے نظیر دوا تیار کی ہے اسمیں اس مرض کے تمام اسباب کو مد نظر رکھا گیا ہے اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں قیمت پندرہ خوراک ۱۲ ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

رنگون۔ ۲۶ر جنوری۔ برما میں مولمین کے علاقہ میں اکا کر یک سے مغرب کی طرف برطانی فوجوں کی پسپائی جاری ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اب مولمین کے محاذ پر برطانی فوجوں نے بغیر کسی مداخلت کے مورچے قائم کر لئے ہیں

سنگاپور۔ ۲۶ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں نے باتو پہات پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ مقام مغربی ملایا میں سنگاپور سے ستر میل کے فاصلہ پر ہے۔ ملایا میں سنگاپور سے نزدیک ترین شہر جس پر دشمن نے قبضہ کیا۔ وہ کلونگ ہے۔ جو جوہور بارو سے ۵۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ نیوگنی میں بھی جاپانیوں نے ۲ دو مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ رابول میں انہوں نے دس ہزار فوج اتار دی ہے۔ اور گذشتہ بارہ گھنٹہ سے وہاں سے کوئی خبر نہیں آئی آسٹریلین فوج نے ایک اور شہر موانگ کو بھی خالی کر دیا ہے۔ جاپانی فوج جزائر سلیمان میں "بکا" پر اور جزیرہ بسمارک کے شہر کیٹیا پر قبضہ کر لیا ہے۔ برطانی ہوائی جہازوں نے سیام کے صدر مقام بنکاک پر شدید بم باری کی۔ نیز باتو پہات کے فوجی ٹھکانوں اور کوالالمپور کے ہوائی اڈہ کو کافی نقصان پہنچایا۔

قاہرہ۔ ۲۶ر جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی فوجیں محوری فوجوں سے مسوس کے مقام پر لڑ رہی ہیں۔ جنگ ایک وسیع رقبہ میں ہو رہی ہے۔ مسوس بن غازی سے ۷۵ میل جنوب مشرق میں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنرل رومیل نے العغیلا سے مسوس تک گویا ۱۵۰ میل پیشقدمی کر لی ہے۔ ممکن ہے وہ بنغازی کو چھوڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمن فوجوں کو بحیرہ روم پار سے کافی کمک پہنچ گئی ہے اور انہوں نے ۱۴۰ برطانی ٹینکوں پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن لنڈن میں اس خبر کو مبالغہ آمیز بتایا گیا ہے۔

واشنگٹن۔ ۲۷ر جنوری۔ شمالی آئرلینڈ میں امریکن فوجیں پہنچ گئی ہیں۔ تعداد کو پردہ راز میں رکھا گیا ہے۔

واشنگٹن۔ ۲۶ر جنوری۔ جاپانیوں نے فلپائن میں خلیج سوبک کے علاقہ میں امریکن فوجوں کے مورچوں پہ بائیں طرف اور فوجیں اتار دی ہیں۔ امریکن فوجوں نے بھی جوابی حملہ شروع کر دیا ہے

چنکنگ ۲۶ جنوری ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جب سے جاپان جنگ میں شریک ہوا ہے۔ چینی اور برمی طیاروں نے مل کر چین اور برما میں اس کے ۲۶۷ طیارے برباد کئے ہیں۔ ۱۸۰ چین میں اور ۸۷ برما میں گرا لئے گئے۔ اس اثناء میں اتحادیوں کے صرف نو طیارے برما میں۔ اور ۲۷ چین میں کام آئے۔

رنگون۔ ۲۶ر جنوری۔ برطانی طیاروں نے بنکاک پر جو حملہ کیا۔ اس میں بجلی گھر کے علاوہ کئی اہم ٹھکانے برباد ہو گئے۔ ربڑ اور ٹین سے بھرے ہوئے کئی جاپانی جہازوں کو جو جاپان جانے کے لئے تیار تھے۔ بندرگاہ میں نشانہ بنایا گیا۔

رنگون۔ ۲۶ر جنوری۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے دنوں جنرل ویول برما تشریف لائے۔ اور برما کے دفاع کے بارہ میں گورنر نیز بری۔ بحری اور فضائی افسران اعلےٰ سے تبادلۂ افکار کیا۔

سنگاپور۔ ۲۶ر جنوری۔ جنرل ویول کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا ہے۔ کہ اتحادی جہازوں اور طیاروں نے خلیج میکاسر میں ۱۵ جاپانی جہازوں کو غرق کیا۔ اور ۷ کو سخت نقصان پہنچایا۔

بمبئی۔ ۲۶ر جنوری۔ خلیج بنگال میں جو ۲ دو ہندوستانی تجارتی جہاز ڈوبے معلوم ہوا ہے کہ اُن پر ایک جاپانی آبدوز نے حملہ کیا۔ ایک پر تو تارپیڈو مارا گیا۔ جو فوراً ڈوب گیا۔ دوسرے پر گولہ باری کی جس سے اسے آگ لگ گئی۔ جاپانی کپتان نے اس قدر سنگدلی سے کام لیا کہ مسافروں کو قتل کر دیا۔ یہ دونوں جہاز بالکل غیر مسلح تھے۔

ملبورن۔ ۲۶ر جنوری۔ آسٹریلین وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جاپان کو چند رقبوں میں اپنے پاؤں جمانے کا موقعہ ملا ہے۔ اور شاید اسے عارضی طور پر آسٹریلیا کی سرزمین پر بھی داخل ہونے کا موقعہ مل جائے۔ لیکن ہم دشمن کی ہر حرکت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ گو حالت تشویشناک ہے۔ مگر کنٹرول سے باہر نہیں۔

لنڈن۔ ۲۶ر جنوری۔ سرکاری طور پر اندازہ کیا گیا ہے کہ شمالی اور وسطی ملایا۔ ہند چینی۔ سیام اور شمالی بورنیو میں جاپانیوں کو جو کامیابی ہوئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں دنیا بھر کے پچاس فیصدی ربڑ اور ۷۵ فیصدی قلعی پر اس کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح فی الحال اتحادی فلپائن کے کروم سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔ جو دنیا بھر کی پیداوار کا پانچ فیصدی ہے۔

طہران۔ ۲۶ر جنوری۔ برطانیہ کی کمرشل کارپوریشن نے ۳۱ر دسمبر تک ایران میں ۳۸ ہزار ٹن گندم اور ۲۱ ہزار ٹن کھانڈ درآمد کی ہے۔

ماسکو۔ ۲۶ر جنوری۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۶ر دسمبر سے ۱۵ر جنوری تک روس میں تین لاکھ جرمن سپاہی و افسر صرف ہلاک ہوئے ہیں۔ مجروحین کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

لنڈن۔ ۲۶ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہاؤس آف کامنز میں یہ سوال پیش ہونے والا ہے۔ کہ حکومت کے تمام محکموں کے کام کو زیادہ سے زیادہ بہتر طریق پر چلانے کیلئے وزارت میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ یہ بھی مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ ایک مختصر سی جنگی وزارت بنائی جائے۔ جس میں ساری برطانی سلطنت کے نمائندے ہوں۔

ملبورن۔ ۲۶ر جنوری۔ وزیر اعظم آسٹریلیا نے اعلان کیا ہے کہ جنرل ویول کی کمان میں آسٹریلیا کو مناسب نمائندگی ملنی ضروری ہے اور اس کے لئے بات چیت ہو رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ ہمارے نظریات بہت اہم ہیں۔ آسٹریلیا کی آواز نہ صرف مؤثر ہونی چاہیئے بلکہ مناسب حلقہ میں سنی جانی چاہیئے۔ اور یہ اصول ہمیشہ مدنظر رکھا جانا چاہیئے۔ کہ آسٹریلیا آسٹریلیا والوں کے لئے ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ بحری بیڑے کے متعلق میں نے مغربی آسٹریلیا کے وزیر اعظم کو ایک خفیہ مراسلہ بھی لکھا تھا۔ اور بعد میں ملاقات بھی کی تھی۔

ماسکو۔ ۲۶ جنوری۔ روسی ہائی کمانڈ نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ چھ روز میں روسی فوجیں سات سو بستیوں پر دوبارہ قبضہ کر چکی ہیں۔ اور چھ ہفتوں میں تیس ہزار روسی ہلاک ہوئے ہیں۔

لاہور۔ ۲۶ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہڑتال سے تنگ آ کر بعض دوکاندار اکا دکا دکانیں کھولنے لگے ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایڈمنسٹریٹر کو حکم دیا ہے۔ کہ عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سستے آٹے اور دیگر اشیاء کی دوکانیں کھلوانے کا انتظام کیا جائے۔

لاہور۔ ۲۶ر جنوری۔ راجہ ہری کشن کول سابق وزیر اعظم ریاست جموں و کشمیر ۷۳ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔

چنکنگ۔ ۲۶ر جنوری۔ چینی ہائی کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ چینی فوجوں نے لینن کولون ریلوے کے مشرق میں تیرہ میل کے فاصلہ پر ٹامس ہوئی کے اہم ساحلی شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

ملبورن۔ ۲۶ر جنوری۔ ملایا میں لڑنیوالی آسٹریلین فوج کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل پہلی دفعہ تھائی لینڈ کے طیاروں نے برطانی فوجوں پر بم برسائے۔

رنگون۔ ۲۶ر جنوری۔ آج ایک بار چالیس جاپانی طیارے شہر پر حملہ کے لئے آئے۔ مگر ہمارے طیاروں نے ان کو مار بھگایا۔ اور چار کو گرا بھی لیا۔ ایک بار پھر آئے۔ مگر پھر بھگا دیئے گئے۔

لنڈن۔ ۲۶ر جنوری۔ انگلستان میں بیس سے تیس سال تک عمر کی عورتیں سولہ لاکھ ہیں۔ انہیں سے تین لاکھ جنگی اور دفاعی خدمات کے سلسلہ میں بھرتی ہو چکی ہیں۔ ان میں سے شادی شدہ یا ایسی شادی شدہ جن کی اولاد نہیں مستقل طور پر کارخانوں میں بھیجدی جائینگی۔ لیکن جن کے مرد میدان جنگ میں ہیں اور انکے بچے بھی ہیں۔ انہیں اجازت ہو گی۔ کہ کارخانوں میں کام کرنے کے بعد گھروں میں جا سکیں۔

کلکتہ۔ ۲۶ر جنوری۔ حکومت بنگال نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آگ بجھانیوالی شہری پارٹیوں کے لئے پچاس ہزار رضا کار بھرتی کئے جائیں۔ اور ہر ۱۲۵ آدمیوں کی آبادی کے لئے تین رضا کاروں پر مشتمل ایک ایک پارٹی اور ایک ایک پمپ مہیا کیا جائے۔

بٹاویہ۔ ۲۶ر جنوری۔ ایک ڈچ آبدوز نے ایک جاپانی تباہ کن جہاز کو غرق کر دیا۔ اور ایک اور کروزر پر تارپیڈو مارا۔ جس کے نتیجہ کا علم نہیں ہو سکا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔